نوافل کے فضائل و آداب کا روح پرور مجموعہ

فضائلِ نوافل

امیرِ اہلسنّت
حضرت مولانا
ابو بلال محمد الیاس
عطّار قادری
رضوی

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی فون: 4921389-90-91
شہید مسجد کھارادر کراچی فون: 2203311-2314045
FAX: 2201479
maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نوافل کے فضائل و آداب کا رُوح پروَر مجمُوعہ

فَضائِلِ نوافِل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! فارِغ وَقت یوں ہی پڑے پڑے گزارنے کے بجائے ذِکر ودُرود اور نَوافِل وغیرہ میں گزارنا چاہئے کہ پھر مرنے کے بعد یہ مَوقَع نہیں مل سکے گا۔ زندگی میں کافی وَقت فارِغ مل سکتا ہے لہٰذا،

" فُرصت کو مَصرُوفیت سے پہلے غنیمت جانو "

کے تحت ہو سکے تو نوافل کی کثرت کیجئے ،نَوافل کا شوق بڑھانے کیلئے نوافل کے فضائل پیشِ خدمت ہیں ،انہیں پڑھئے اور اللہ عزوجل کی کرم نوازیوں پر جھومئے ۔

نَوافل بھی قُربِ الٰہی عزّوجل کا ذَریعہ ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدَنی تاجدار حضُور سیِّدِ اَبرار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "جو میرے کسی وَلی سے دُشمنی کرے اُس کو میں نے اِعلانِ جنگ دیا ہے اور میرا بندہ کسی شے سے اُس قَدر نزدیکی حاصل نہیں کرتا جتنا کہ فرائض سے ۔اور نَوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قُرب حاصل کرتا رہتا ہے ،یہاں تک کہ میں اُسے محبوب بنالیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سُوال کرے تو اُسے دُوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ بھی دُوں گا۔" (بُخاری شریف)

سُبْحَانَ اللّٰہ عزوجل! نَوافل کی کتنی بَرَکتیں ہیں کہ نَوافل پڑھنے والے کو اللہ عزوجل اپنا مَحبوب بنالیتا ہے ،لہٰذا ابھی زندگی میں وقت ہے کچھ کرلیجے ورنہ مرنے کے بعد بندہ ترستا ہے کہ کاش! مجھے دو رَکعت نَماز کا اب موقع مِل جائے بلکہ وہ اس لئے بھی ترستا ہے کہ کاش ایک آدھ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لوں ،ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کو بھی وہ ترس جاتا ہے ،مگر آہ! اب اسے اجازت نہیں ملتی ،لہٰذا ابھی زندگی میں جو چاہیں نیکیاں کمالیں بعد میں موقع ہاتھ نہ آئے گا۔

عمر را ضائع مکن در گفتگو یادِ اُو کُن یاد اُو کُن یادِ اُو

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

وضو کے بعد اَعْضاء خشک ہونے سے پہلے دو رَکعت نماز پڑھنا مُستَحَب ہے شَہَنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اُس کے لئے جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ (مُسلم)

غُسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مُستَحَب ہے، وضو کے بعد فَرض وغیرہ پڑھے تو تَحِیَّۃُ الوضو کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ مسجد میں داخل ہوں تو حقِّ مسجد ادا کرنے کیلئے کم از کم دو رکعت پڑھنا سنّت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھیں۔ حضرت ابو قَتادہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سَرورِ کَونین آقائے دو جہاں، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے، ''جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رَکعت پڑھ لے۔ (بُخاری، مُسلم)

تَحِیَّۃُ الْمَسجِد کے چند آداب

۱ ایسے وقت میں مسجد میں آیا جس میں نَفْل نماز مَکرُوہ ہے مثلاً بعدِ طلوعِ فَجر یا بعدِ نمازِ عَصر، وہ تَحِیَّۃُ الْمَسجِد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و ذِکر و دُرود میں مشغول ہو حقِّ مسجد ادا ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

۲ فَرض یا سنّت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہو گئی۔ اگرچہ تَحِیَّۃُ المسجد کی نیّت نہ کی ہو۔ اِس نماز کا حُکم اس کے لئے ہے جو بہ نیّتِ نماز نہ گیا ہو بلکہ دَرس و ذِکر وغیرہ کیلئے گیا ہو۔ (ردالمحتار)

۳ اگر فرض یا اِقْتِداء کی نیّت سے مسجد میں گیا تو جو نماز ادا کی یہی قائم مقامِ تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے فوراً بعد ہی پڑھے اور اگر کافی دیر کے بعد نماز پڑھنے کا اِرادہ ہے تو تَحِیَّۃُ الْمَسجِد پڑھے۔ (ردالمحتار)

۴ بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تَحِیَّۃُ المسجد پڑھ لیں اور بغیر پڑھے بیٹھ گئے تو ساقِط نہ ہوئی اب پڑھ لیں۔ (دُرِّمُختار)

۵ ہر روز ایک بار تَحِیَّۃُ المسجد کافی ہے ہر بار ضَرورت نہیں۔ (دُرِّمُختار)

۶ اگر کوئی اسلامی بھائی بے وضو مسجد میں گیا اور کوئی وجہ ہے کہ تَحِیَّۃُ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار یہ پڑھ لے،

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ (دُرِّمُختار)

نمازِ اشراق

حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور سیّدِ عالم نُورِ مُجَسّم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو فجر کی نماز نماز باجماعت پڑھ کر ذِکرُ اللہ عزوجل کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہوگیا پھر دو رَکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عُمرے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

سُبحَانَ اللّٰہ عزوجل! کتنا آسان نُسخہ ہے حج وعمرے کا ثواب لُوٹنے کا! پھر بھی جو سُستی کرے تو پھر مقدّر ہی کی بات ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم عُموماً نمازِ اِشراق ادا کر کے ہی مسجد شریف سے دولت خانہ پر تشریف لے جاتے تو کبھی کبھی ہمیں بھی اِس سنّت کو ادا کرنا ہی چاہیے۔

نمازِ اشراق کا وَقت

سُورَج طلوع ہونے کے کم ازکم بیس منٹ بعد سے لے کر ضَحوۂِ کُبریٰ تک نمازِ اشراق کا وَقت رہتا ہے۔

نمازِ چاشت

اب نمازِ چاشت کے فَضائل پیشِ خدمت ہیں۔ یہ نماز بھی بہت ہی فَضیلت والی ہے ہو سکے تو اِسے بھی ضرور اپنا لینا چاہیے اِس کی کم ازکم دو رَکعتیں اور زِیادہ سے زِیادہ بارہ رَکعتیں ہیں۔

نمازِ چاشت کی فَضیلت

۱۔ حضرتِ ابُوذَر غِفاری رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ عالی وَقار، مَدَنی تاجدار، شفیعِ روزِ شُمار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے آدمی پر اُس کے ہر جوڑ کے بدلے صَدَقہ ہے (اور کُل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تَسبیح (یعنی سُبحَانَ اللّٰہ کہنا) صَدَقہ ہے اور ہر حَمد (یعنی اَلحَمدُلِلّٰہ کہنا) صَدَقہ ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا صَدَقہ ہے اور اچھی بات کا حُکم کرنا صَدَقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا بھی صَدَقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رَکعتیں چاشت کی کِفایَت کرتی ہیں۔ سُبحَانَ اللّٰہ عزوجل! یعنی دو رَکعت چاشت ادا کر لی تو گویا تمام جوڑوں کا صَدَقہ ادا ہوگیا۔ (مُسلم)

اَللّٰہ عزّوجل کافی ہے

۲۔ حضرتِ ابُوذَر غِفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَدَنی تاجدار، حُضُورِ سیّدِ عالم، نبیِ مُختَشم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اے ابنِ آدم! شُروعِ دِن میں میرے لئے چار رَکعتیں پڑھ لے آخر دن تک میں تیری کِفایَت فرماؤں گا۔'' (ترمذی)

اَللّٰہُ اَکْبَر عزوجل! چاشت کی چار رکعت پڑھ لینے والے کیلئے اللہ عزوجل کی ذات کِفایَت کرتی ہے اور اللہ عزوجل کی ذات جس کیلئے کافی ہوجائے اُس کی عظمت کے کیا کہنے؟

جنّت کا مَحل

۳ حضرتِ ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں، غافِلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابِدین (یعنی عبادت گزاروں) میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اُس دِن اُس کی کِفایَت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اُسے قانِتین (یعنی فرمانبرداروں) میں لکھے اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں ایک مَحل بنائے گا اور کوئی دِن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر اِحسان وصَدَقہ نہ کرے اور اُس بندہ سے بڑھ کر کسی پر اِحسان نہ کیا جسے اپنا ذِکر اِلہام کیا۔'' (طَبرانی)

پہاڑوں سے دُعائیں کرائیں!

۴ نمازِ چاشت ادا کرنے والے کیلئے پہاڑ دعا کرتے ہیں، چُنانچہ اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس وَحی بھیجی اور پوچھا، کیا تم کو یہ پسند ہے کہ تمہارے لئے مُستَحکم پہاڑ دُعا کریں؟ حضرتِ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی، جی ہاں میرے پروردگار! تو اللہ عزوجل کی طرف سے اِرشاد ہوا، ''چاشت کی نماز پابندی سے ادا کرتے رہو۔'' (نُزہَۃُ المَجالس)

روزی میں بَرَکت

نمازِ چاشت سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے اور تنگدستی دُور ہوتی ہے، چُنانچہ

۵ سرکارِ مدینہ، سُرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ چاشت کی نماز رِزق کو فَراہَم کرتی اور فَقر کو دُور کرتی ہے۔ (نُزہَۃُ المَجالس)

پانچ چیزیں

۶ حضرتِ شَقیق بَلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہم کو ان پانچ چیزوں میں دَستیاب ہوئیں۔ ہم نے قبر کی روشنی چاہی تو اس کو رات کے اُٹھنے (شبِ بیداری) میں پایا۔ ہم نے مُنکَر نکیر کے جواب کی نسبت خواہش کی تو وہ ہم کو تِلاوتِ قرآن میں مُیَسَّر ہوا۔ ہم نے پُلِ صِراط پر سے پار ہوجانے کی خواہش کی تو وہ ہم کو صَدَقہ وخیرات دینے میں ہاتھ لگا۔ ہم نے قِیامت کی سَیرابی چاہی تو وہ ہم کو روزے رکھنے میں ہاتھ آئی اور ہم نے روزی میں بَرَکت طلب کی تو ہم کو نمازِ چاشت کے پڑھنے میں مُیَسَّر ہوئی۔ (نُزہَۃُ المَجالس)

دس لاکھ نیکیاں!

۷﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ چاشت کی ایک رَکعت کے بدلہ میں آدمی کے لئے دَس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہے۔ (نُزْهَةُ المَجالس)

تمام صَغیرہ گُناہ مُعاف

۸﴾ حضرتِ ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر مُحافَظت کرے (یعنی ہمیشہ پڑھا کرے گا) اُس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سُمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (احمد، ترمذی)

نمازِ چاشت کا وَقت

نمازِ چاشت ادا کرنے کے بعد آفتاب بُلند ہونے سے نِصفُ النَّھارِ شَرعی (سُورج جس وَقت عین سر پر آجاتا ہے، اُس وقت کو نصفُ النّہار یا ضحوۂ کُبریٰ کہتے ہیں۔ اِس وَقت میں نَماز پڑھنا منع ہے) تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار) نمازِ اشراق پڑھنے کے فوراً بعد بھی چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں۔

چاشت کی رَکعتوں کی تعداد

کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں کہ حدیث شریف میں ہے، ''جس نے چاشت کی بارہ رَکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں سونے کا محل بنائے گا۔'' (ترمذی، ابنِ ماجہ)

صَلٰوۃُ الاَوَّابِیْن

اَوابین کی نماز مغرب کی نماز کے فوراً بعد ادا کی جاتی ہے اور اس کے بے شُمار فضائل ہیں، ہوسکے تو اِس نماز کو ادا کرنے کی بھی عادت ڈالنی چاہئے۔ محنت کم ہے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل اِس کا ثواب بہت زیادہ ہے، چُنانچہ

حج پر حج کا ثواب

۱﴾ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مَغرِب کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اُس کو ''حَظِیْرَۃُ الْقُدُس'' (جنّت) میں رہنے کے لئے جگہ عطا فرمائے گا۔ حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی، اگر وہ چار رَکعتیں پڑھ لے تو مَدَنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اُس نے حج پر حج کیا تو پھر حضرت صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی اگر وہ چھ رَکعتیں پڑھے تو سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اُس کے پچاس سال کے گُناہ بخش دے گا۔ (نُزْهَةُ المَجالس)

تمام صَغیرہ گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں

﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اُس کے سارے گُناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔ (طبرانی)

جنّت کے دو مَحل

﴿۳﴾ پیارے آقا مَدَنی مُصطفےٰ، حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، "جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد میں اِعتِکاف کرلے اور سِوائے نماز یا قُرآن شریف کی تِلاوت کرنے کے باتیں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں دو مَحل بنائے گا جن کے درمیان سو برس کی مُسافت حائل ہوگی اور اُن دونوں کے درمیانی فاصِلہ کو دَرَختوں سے آراستہ کردے گا اگر تمام دُنیا والے بھی اس میں پھیرا لگانا چاہیں تب بھی اُس میں سب کی گُنجائش ہو۔" (نُزهَةُ المَجالس)

بارہ برس کی عبادَت کا ثواب

﴿۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ جو شخص مَغرِب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور اُن کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو وہ چھ رَکعتیں بارہ برس کی عِبادت کے برابر شُمار کی جائیں گی۔ (ترمذی، ابن ماجه)

نمازِ اِستخارہ

استخارہ کا مطلب اللہ عزوجل سے بھلائی طلب کرنا ہے یعنی جب کسی اہم کام کا قصد کرے تو اُس کے کرنے سے پہلے اِستخارہ کرے۔ اِستخارہ کرنے والا گویا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اِلتجا کرتا ہے کہ اے عَلَّامَ الْغُیُوب عزوجل! مجھے اِشارہ فرمادے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟

طریقۂ اِستخارہ

پہلے دو رَکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رَکعت میں سُورۂ فاتِحہ کے بعد قُل یَاۤاَیُّھَاالْکَافِرُوْن اور دوسری میں فاتِحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے اور سلام پھیر کر پھر یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَاۤ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَاۤ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ" لِّیۡ فِیۡ دِیْنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیۡ وَ عَاجِلِ اَمْرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیۡ وَیَسِّرْہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکْ لِیۡ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ" لِّیۡ فِیۡ دِیْنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیۡ وَعَاجِلِ اَمْرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیۡ وَاصْرِفْنِیۡ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیۡ بِہٖ

ترجمہ : اے اللہ عزوجل میرے تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قُدرت کے ذَرِیعہ سے طلبِ قُدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فَضلِ عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تُو قُدرت رکھتا ہے اور میں قُدرت نہیں رکھتا تُو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تُو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ عزوجل! اگر تیرے علم میں یہ اَمر (جس کا میں قَصد واِرادہ رکھتا ہوں) میرے دِین وایمان اور میری زندگی اور میرے اَنجام کار میں دُنیا وآخرت میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مُقدَّر کردے اور میرے لئے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے بَرَکت کردے اے اللہ عزوجل! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے بُرا ہے میرے دین وایمان میری زندگی اور میرے انجام کار دُنیا وآخرت میں تو اس کو مجھ سے دُور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری میرے لئے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کردے۔

﴾ بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے اور دُعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے۔
دُعا کے اوّل وآخر سُورۂ فاتحہ اور دُرود شریف پڑھے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے
تو سمجھے کہ یہ کام بہتر ہے اور اگر سُرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ بُرا ہے، اس سے بچے۔ ﴿

نمازِ توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! انسان خطا کا پُتلا ہے۔وہ گُناہ پر گُناہ کرتا ہے اور جب کبھی نادِم ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تَوبہ کرتا ہے، اللہ عزوجل اُس کا گُناہ مُعاف فرمادیتا ہے۔یہ یاد رکھیں جب بھی گُناہ سَرزَد ہو جائے توبہ کرنا واجِب ہے ہوسکے تو غیر مکروہ وَقت میں نَمازِ توبہ بھی ادا کرلیں کہ حدیثِ پاک میں اس کی فضیلت آئی ہے، چُنانچہ

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابُوبَکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینے کے سُلطان، رَحْمتِ عالَمیان صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب کوئی بَندہ گُناہ کرے پھر وُضُو کرکے نَماز پڑھے پھر اِستِغْفار کرے، اللہ عزوجل اُس کے گناہ بخش دیگا۔

نمازِ توبہ کا طَریقہ

اِس نماز کے ادا کرنے کا کوئی مَخْصوص طریقہ نہیں، بس آپ اِتنی نیت شامل کرلیں کہ میں نَمازِ توبہ ادا کرتا ہوں اِس کیلئے کوئی سُورتیں بھی مخصوص نہیں بس حَسْبِ معمول دو رَکعت نماز ادا کرلیں، پھر گُناہ سے توبہ کریں۔

نمازِ سَفر

سَفَر میں روانہ ہوتے وَقْت (اگر مکروہ وقت نہ ہو) تو دو رَکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائیں۔طَبرانی شریف کی حدیث میں ہے کہ کسی نے اپنے اَہل کے پاس اِن دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقتِ ارادہ سفر اُن کے پاس پڑھیں۔

نمازِ واپسئ سَفر

سَفَر سے واپس ہو کر (مکروہ وقت نہ ہو) تو دو رکعتیں مسجد میں ادا کریں۔ (صحیح مُسلم)

حضرتِ سیِّدُنا کَعْب بن مالِک رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دن میں چاشت کے وَقت تشریف لاتے اور سب سے پہلے مسجد میں جاتے ہیں اور دو رکعتیں اُس میں نَماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔

مُسافر کو چاہئے کہ کسی بھی مَنزِل پر اُترے تو بیٹھنے سے پہلے (اگر مکروہ وقت نہ ہو) دو رکعت نَفْل پڑھے یہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ مُبارکہ ہے۔ (ردالمحتار)

صَلٰوۃُ التَّسبیح کی فضیلت

اب ایک ایسی عظیم الشّان نماز کی فَضیلت پیش کی جاتی ہے کہ واقعی اس کی فضیلت ہی ایسی ہے کہ اس مُبارَک نماز سے مَحروم رہا وہ مَحروم ہی رہا یہ ایسی فضیلت والی نماز ہے کہ موقع ملے تو کبھی کبھی تو ضرور پڑھ ہی لینا چاہئے۔

مدینہ کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عبّاس رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا، اے چچا جان! کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بَخشِش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دُوں؟ کیا تمہارے ساتھ اِحسان نہ کروں؟ دس کام ہیں کہ جب تم کروگے تو اللہ عزوجل تمہارے اگلے، پچھلے، پُرانے، نئے، جو بُھول کر کئے اور جو جان بُوجھ کر کئے، چھوٹے اور بڑے، پُوشیدہ اور ظاہر گُناہ بَخش دے گا۔ اِس کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃُ التَّسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر ارشاد فرمایا، کہ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر روزانہ پڑھ سکو تو ہر جُمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ بن پڑے تو مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

صَلٰوۃُ التَّسبیح ادا کرنے کا طریقہ

چار رکعت صَلٰوۃُ التسبیح کی نیّت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ حسبِ مَعمول کانوں تک اُٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ناف کے نیچے باندھ لیں۔ اب ثناء پڑھیں، پھر پندرہ بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں پھر اَعُوْذ، بِسْمِ اللّٰہ، سُورۂ فاتِحہ اور سُورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ اب رُکوع میں جائیں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار کہنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ اب رُکوع سے کھڑے ہوجائیں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْد کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سَجدہ میں جائیں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر جلسہ (دونوں سَجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں) میں بھی یہی تسبیح دس بار پڑھیں پھر دوسرے سَجدہ میں بھی پہلے سجدہ ہی کی طرح دس بار پڑھیں۔ یہ ایک رَکعت میں کُل پَچھتّر (75) بار تسبیح ہوئیں اور آپ کو چار رکعت میں تین سو بار تسبیح پڑھنا ہے۔ اب دوسری رکعت میں قراٴت سے پہلے پندرہ بار اور قراٴت کے بعد دس بار پڑھیں اور اسی طرح گُزشتہ رَکعت کی طرح یہ رکعت بھی مکمل کر کے قَعدہ میں اَلتَّحِیَّات کے بعد دُرودِ ابراہیم پڑھیں۔ قَعدہ میں یہ تسبیحات نہ پڑھیں۔ پھر تیسری رکعت میں ثناء کے بعد پندرہ بار یہی تسبیح پڑھیں پھر اعوذ اور بِسْمِ اللّٰہ کے بعد قراٴت کریں اور پھر دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر رکوع، قَومہ (رُکوع کے بعد کھڑے ہونے کو قَومہ کہتے ہیں)، دونوں سجدوں اور جلسہ میں حَسبِ مَعمول یہی تسبیح پڑھیں پھر چوتھی رکعت میں قراٴت سے پہلے پندرہ بار پڑھیں پھر قراٴت کے بعد دس بار، پھر گزشتہ رَکعتوں کی طرح رکوع و

سجود وغیرہ میں تسبیح پڑھیں پہلے کی طرح آخری قعدہ میں بھی تسبیح نہیں پڑھیں گے اب قعدہ نہیں پڑھیں گے اب قعدہ مکمل کرنے کے بعد سلام پھیر دیں۔

صَلوٰۃُ التَّسبیح کی مُتَفَرِّق سُنَّتیں اور آداب

﴿۱﴾ صلوۃ التسبیح میں کُل تین سو بار تسبیح پڑھی جاتی ہے اور ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) بار پڑھتے ہیں۔

﴿۲﴾ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سُورۃ فاتِحہ کے بعد سُورۃ تکاثُر دوسری میں وَالْعَصْر ، تیسری میں قُلْ یَاَیُّھَاالْکَافِرُوْن اور قُلْ ھُوَ اللہ شریف اگر یہ سُورتیں یاد نہ ہوں تو دُوسری کوئی بھی سورتیں پڑھ سکتے ہیں۔

﴿۳﴾ رُکوع وسُجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ کہنے کے بعد تسبیحات پڑھیں۔ (شامی)

﴿۴﴾ اگر سجدہ سَہْو واجِب ہو اور سجدے کریں تو اِن دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔

﴿۵﴾ اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی تو دُوسری جگہ پڑھ لیں کہ یہ مِقدار پُوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اِس کے بعد دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لیں۔ مثلاً قومہ کی سجدہ میں کہیں اور اگر رکوع میں بھولیں تو اسے قومہ کے بجائے سجدہ میں پڑھیں کیونکہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے سجدہ میں بھُولیں تو جلسہ کی بجائے دوسرے سجدے میں پڑھیں۔

﴿۶﴾ تسبیح اُنگلیوں پر نہ گنیں بلکہ ہو سکے تو دِل میں شُمار کریں ورنہ اُنگلیاں دبا کر۔ (دُرِّمُختار)

﴿۷﴾ مکروہ وقت کے علاوہ ہر وقت یہ نماز پڑھ سکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ظُہر سے پہلے پڑھیں۔ (عالمگیری)

صَلٰوۃُ الْحَاجات

جب کوئی حاجت پیش آئے تو صلوٰۃ الحاجات ادا کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰه عزوجل حاجت پوری ہوگی، چُنانچہ

۱ ﴾ حضرتِ عُثمان بن حُنَیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نابینا شخص سرکارِ مدینہ، سُرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، آقا صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تُو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صَبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے، اُنہوں نے عرض کی، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرمائیں۔ اِنہیں حُکم فرمایا کہ وُضو کرو اور اچھا وُضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ [1]

اِنِّیۡ تَوَجَّهۡتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ ط

[1] (اصل حدیث میں اِس جگہ یا محمد ہے، مگر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے یا محمد کے بجائے یارسول اللّٰہ کہنے کی تعلیم دی ہے)

ترجمہ : اے اللہ عزوجل! میں تُجھ سے سُوال کرتا ہوں اور تَوَسُّل کرتا ہوں اور تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تیرے نَبی حضرتِ محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذَریعہ سے جو نَبِیِّ رَحْمت ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے ربّ عزوجل کی طرف اِس حاجت کے بارے میں مُتوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پُوری ہو الٰہی عزوجل اِن کی شَفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

حضرتِ سیدنا عُثمان بن حُنَیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "خُدا عزوجل کی قسم! ہم لوگ ابھی اُٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وُہی نابینا شخص ہمارے پاس پہنچ گئے اُن کی آنکھیں ایسی روشن ہو چکی تھیں گویا کبھی اندھے ہی نہ تھے۔" (ترمذی)

گہن کی نَماز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُورج گہن اور چاند گہن میں اللہ عزوجل اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تاکہ بندے گھبرا کر اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوں، چُنانچِہ

۱﴾ حضرتِ سیدنا اَبُو مُوسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عَہدِ کریم میں ایک مرتبہ سُورج میں گہن لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قِیام ورُکوع وسُجود کے ساتھ نَماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اِرشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ کسی کی مَوت وحَیات کے سَبَب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا ان میں سے کچھ دیکھو تو ذِکر و دُرود کرو، دُعا و اِستغفار کی طرف گھبرا کر اُٹھو۔ (بُخاری، مُسلم)

۲﴾ حضرتِ سیدنا اَسماء بِنتِ اَبُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُورج گہن کے وَقت غُلام آزاد کرنے کا حُکم فرمایا۔ (بُخاری شریف)

۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَمرہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نَماز پڑھائی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سُنتے تھے، یعنی قِرأت آہستہ کی۔ (سُنَنِ اَربَعہ)

گہن کے مُتَفَرِّقات

۱﴾ سُورج گہن کی نَماز سُنّتِ مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مُستَحَب۔ سُورج گہن کی نَماز نَماز جماعت سے پڑھی مُستَحَب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خُطبہ کے سوا تمام شرائطِ جُمُعہ اِس کے لئے شرط ہیں وُہی شخص اِس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جُمُعہ کی جماعت قائم کر سکتا ہے۔ وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔ (دُرِّمُختار، ردالمحتار)

۲﴾ گہن کی نَماز اُسی وَقت پڑھیں جب سُورج کو گہن لگا ہوا ہو۔ گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اگر گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اُس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اُس پر بادل آجائے جب بھی نَماز پڑھیں۔ (شامی)

۳﴾ ایسے وقت میں گہن لگا کہ اُس وقت نَماز مَمنُوع ہے تو نَماز نہ پڑھیں بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں اگر سورج ڈُوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (ردالمحتار)

۴﴾ یہ نَماز اور نَوافِل کی طرح دو رکعت پڑھیں، نہ اس میں اَذان ہے نہ اِقامَت، نہ بُلند آواز سے قِراءت، نَماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ سُورج کُھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ پڑھ سکتے ہیں خواہ دو، دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار، چار پر۔

(دُرِّمُختار، ردالمحتار)

۵﴾ اَفضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامِع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔

(عالمگیری)

۶﴾ اگر یاد ہو تو سُورۃ بقرہ اور آلِ عِمران کی مِثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رُکوع وسُجود میں بھی طول دیں اور بعد نَماز دعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پُورا آفتاب کُھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نَماز میں تخفیف کریں اور دُعا میں طول۔ خواہ امام قِبلہ رُو دُعا کرے یا مُقتَدِیوں کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو کر اور یہ بہتر ہے اور سب مُقتدی آمین کہیں۔ اگر دُعا کے وَقت عَصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کیلئے مِنبر پر نہ جائے۔ (شامی)

۷﴾ سُورج گہن بھی ہو اور جنازہ بھی آجائے تو پہلے جنازہ پڑھیں۔

۸﴾ چاند گہن کی نَماز میں جماعت نہیں، اِمام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔ (دُرِّمُختار)

۹﴾ تیز آندھی ہے یا دِن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ظاہر ہو یا لگاتار کثرت سے بارش برسے یا بکثرت اَولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بہ کثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وَبا پھیلے یا زَلزلے آئیں یا دُشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دَہشت ناک اَمر پایا جائے اِن سب کے لئے دو رکعت نَماز مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری، دُرِّمُختار وغیرہ)

۱۰﴾ حدیثِ پاک میں ہے، جب بادَل کی گرج سُنو تو تسبیح (یعنی سُبحٰنَ اللہ) کہو، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکبَر) مت کہو۔

(بہارِ شریعت)

صَلٰوۃُ الْاَسْرار

﴾۱﴿ حاجت پُوری ہونے کے لئے نمازِ اَسرار بھی نہایت ہی مُؤثّر ہے،اگر کسی جائز مقصد کیلئے صِدقِ نیّت سے یہ نَماز ادا کر لی جائے تواس سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل وہ مَقصد ضَرور پورا ہوگا۔اس نماز کونَمازِ غوثیہ بھی کہتے ہیں،یہ نماز بے شُمار عُلَماء و مشائخ سے مَنقول ہے،اِس نماز کے راوی خود حُضُور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔

نمازِ غوثیہ ادا کرنے کا طریقہ

مغرِب کی نماز کے تین فرض اور سُنَّتیں پڑھ کر دو رَکعت نَفل ادا کیجئے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْد کے بعد ہر رَکعت میں گیارہ گیارہ بار سُــورۂ اِخــلاص پڑھیں۔سلام پھیرنے کے بعد اللہ عزوجل کی حَمد وثنا کریں پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار دُرود و سلام عرض کریں اور گیارہ بار یہ کہیں:۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَات ط

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یانبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مَدد کیجئے!
میری حاجت پُوری ہونے میں۔اے تمام حاجتوں کو پورا کرنے والے!

پھر عِراق شریف (بغدادِ مُعلّٰی) کی جانب گیارہ قدم چلیں ہر قدم پر یہ کہیں:۔

یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَکَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ط

اے جن وانس کے فریادرس رضی اللہ عنہ !اور اے (ماں اور باپ) دونوں طرف سے بُزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مَدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پُورا کرنے والے۔

پھر تاجدارِ مدینہ،سُرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وَسیلۂ جَلیلہ سے اللہ عزوجل سے دُعا کریں۔ (بہارِ شریعت)

اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن اِسی نمازِ دوگانہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

حُسنِ نیّت ہو خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں　　　آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

صَلٰوۃُ اللَّیل اور تَہَجُّد

رات میں بعد نمازِ عشاء جو نَوافِل پڑھے جائیں اُن کو صلٰوۃ اللَّیل کہتے ہیں اور جو عِشاء کی نَماز پڑھنے کے بعد سو کر اُٹھنے کے بعد پڑھے جاتے ہیں اُن کو تہجد کہا جاتا ہے اور رات کے نوافِل دِن کے نوافِل سے اَفضل ہیں۔ "**صحیح و مُسلم**" میں مَرفُوعاً ہے، "فَرضوں کے بعد افْضل نَماز رات کی نَماز ہے۔"

طَبَرانی نے مَرفُوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نَماز ضَروری ہے اگر چہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دُودھ لیتے ہیں (طَبَرانی) اور فَرض عِشاء کے بعد جو نَماز پڑھی وہ صَلٰوۃ اللَّیل ہے اور عِشاء کی نَماز کے بعد خواہ ایک ہی جھونکا نیند کا آ گیا اب اس کے بعد جو نَفل پڑھیں گے وہ تہجد ہیں۔ (بہارِ شریعت بحوالہ ردالمحتار)

تہجّد کی کتنی رکعتیں ہیں؟

کم از کم تہجد کی دو رَکعتیں ہیں اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت ہیں۔ (بہارِ شریعت)

تہجّد میں کون کون سی سُورتیں پڑھنی چاھئیں؟

اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، "تہجد میں ہو سکے تو جتنا قُرآن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیں ورنہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر رَکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد تین تین بار سُورۂ اِخلاص پڑھ لیں کہ اس طرح ہر رکعت میں قرآن ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔" ایسا کرنا بہتر ہے۔ وَیسے تہجد میں سُورۂ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سُورتیں پڑھ سکتے ہیں کوئی قید نہیں۔

تہجّد کی فضیلت

مَدَنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، "جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دو دو رَکعت (نمازِ تہجد) پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

جہنّم کے شُعلے

تہجد کی نَماز جہنَّم کی آگ کو بُجھاتی ہے، چُنانچہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بِن اَدْھم رضی اللہ عنہ ایک رات بَیْتُ الْمُقدَّس میں سوئے ہوئے تھے، غَیب سے نِدا آئی کہ رات کا قیام جہنم کے شُعلے بُجھا دیتا ہے اور پُلِ صِراط پر قدم مَضبوط رکھتا ہے، اِس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے تا دَمِ مرگ نَمازِ تہجد قضا نہیں کی۔

تہجّد بلاناغہ پڑھیں

جو خوش نصیب تہجد کا عادی ہو اُسے بلا کسی مجبوری کے تَرک کرنا اچھا نہیں جیسا کہ بُخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضورِ تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن عُمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! فُلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ مُسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل کو اعمالِ خیر میں وہ عمل زیادہ پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

تہجّد گُزار خادمہ

اب ایک کنیز کی پُرسوز حکایت پیش کی جاتی ہے جو تہجد سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔

حضرتِ خواجہ حَسن صالح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک کنیز تھی جس کو فروخت فرمادیا، جب وہ خریدنے والے کے یہاں پہنچیں تو رات آدھی گزرنے پر اُٹھ بیٹھیں اور بآوازِ بُلند کہنے لگی کہ اے گھر والو! نماز! نماز! اُنہوں نے متعجب ہو کر دریافت کیا کہ کیا صُبح ہوگئی؟ اُن کنیز نے فرمایا آپ لوگ فرض نماز کے سوا اور نماز نہیں پڑھتے؟ اُنہوں نے کہا، نہیں۔ کنیز صُبح کو حضرتِ حَسن صالح رحمۃ اللہ علیہ کی خِدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے لوگوں کے ہاتھ مجھے فروخت فرمادیا جو نمازِ تہجد نہیں پڑھتے واپس فرمالیں۔ چُنانچہ حضرتِ خواجہ حَسن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے واپس لے لیا۔

دولتِ تہجّد پانے کی چار ظاہِری شرطیں

شب میں بیدار ہو کر تہجد ادا کرنا اور عبادت میں مشغول ہونا اگرچہ دُشوار ہے، مگر جو لوگ مُندرجہ ذیل شرائط کے پابند ہوتے ہیں اُن کو ہر شب یہ دَولت حاصل کرنا زیادہ دُشوار نہیں ہوتا اِس کے حُصُول کے واسطے چار شرطیں ظاہری ہیں اور چار باطنی، ظاہری یہ ہیں

۱۔ کم کھانا کہ زیادہ کھانے کی وجہ سے پانی زیادہ پیا جائے گا جس سے نیند غالِب ہوگی اور شب میں اُٹھنا گراں ہوگا۔

۲۔ دِن میں اِس قدر شاق کام نہ کرے جس سے اَعضاء میں ماندگی اور اَعصاب میں کمزوری پیدا ہو جائے اس لئے کہ اِس سے بھی نیند میں غلَبہ ہوتا ہے۔

۳۔ دِن میں قَیلُولہ (دوپہر کے وَقت کچھ دیر لیٹنے کو قَیلُولہ کہتے ہیں) ترک نہ کرے کہ قیامِ شب میں مدد پہنچانے کے واسطے سُنّت ہے۔

۴۔ تمام شرطوں سے اَہم شرط یہ ہے کہ گُناہوں کا اِرتکاب نہ کرے کہ اِس سے قلب میں قَساوت (یعنی سختی) پیدا ہوتی ہے جو بندے اور اَسبابِ رَحمت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، چُنانچہ

امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک گناہ کے باعث پانچ مہینے تک قیام شب (تہجد) سے محروم رہا، لوگوں نے دریافت کیا وہ گناہ کیا تھا؟ فرمایا، "میں نے ایک شخص کو روتے ہوئے دیکھ کر (بدگمانی کرتے ہوئے) اپنے دل میں کہا کہ یہ ریاکار ہے۔"

دولت تہجد پانے کی چار باطنی شرطیں

اور رات میں اُٹھنے کی چار باطنی شرطیں یہ ہیں۔

۱﴾ قلب کو کینۂ مُسلم سے پاک اور فضول دُنیوی فکروں سے صاف رکھیں۔

۲﴾ قلب میں خوفِ الٰہی عزوجل ہونے کے ساتھ ساتھ دُنیوی آرزوؤں کی کمی بھی ہو۔

۳﴾ آیاتِ قرآنی و اَحادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اَسلاف کے اَقوال سے قیامِ شب کی فضیلت معلوم کریں تاکہ رَغبت مُستحکم ہو جائے۔

۴﴾ حُبِّ الٰہی عزوجل اور یہ توجُّہ رکھیں میرا پروردگار عزوجل میرے تمام اَحوال پر مُطَّلع ہے۔ یہ باطنی شرطوں میں سب سے اہم شرط ہے۔

جنّت میں داخلہ کے اَسباب

سلام کو عام کرنے والے، بھوکوں کو کھانا کھلانے والے، رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے والے اور تہجد گزار لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے چنانچہ

حضرتِ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ شریف میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضرِ خدمت ہوئے، میں بھی حاضر ہوا جب میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اَنور پر غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہوسکتا۔ پہلا اِرشاد جو میں نے مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے سُنا وہ یہ کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اے لوگو! سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سُلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہوگے۔" (ترمذی، ابنِ ماجہ)

جنّت میں بے حساب داخلہ

وہ خوش نصیب اِسلامی بھائی اور بہنیں جو تہجد گزار ہوں گے بے حساب داخلِ جنّت ہوں گے، چُنانچہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ قِیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے اور اُس وقت مُنادی پُکارے گا، کہاں ہیں وہ جن کی کرَوٹیں خوابگاہوں سے جُدا ہوتی تھیں۔'' وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنّت میں بغیر حساب داخِل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لئے حساب کا حُکم ہوگا۔ (بَیہقی)

سخت گرمیوں کا روزہ قیامت کی ہولناک گرمی سے بچاتا ہے اور نمازِ تہجد پڑھنے والے کی قَبر کی وَحشت دُور ہوتی ہے۔ قَبر کو اللہ عزوجل کے نُور سے جگمگانے کیلئے تہجد کی عادت ڈالئے، اَندھیری رات میں تہجد پڑھیں گے تو اِس کی بَرَکت سے قَبر کا اَندھیرا دُور ہوگا، چُنانچہ

قَبر کی وَحشت سے بچنے کیلئے

پیارے آقا و مَولیٰ حُضور سَیِّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ سیدنا ابُو ذَر غِفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! جب تُم سَفَر کا اِرادہ کرتے ہو تو زادِ راہ تیار کرتے ہو؟ عرض کی جی ہاں! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قِیامت کے طَوِیل راستہ کا سَفَر کیسے کروگے؟ اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! میں تمہیں ایسی چیز نہ دُوں جو تم کو قِیامت کے دِن نَفع دے؟ حضرتِ ابُو ذَر غِفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی، پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قُربان ضَرور اِرشاد فرمایئے! تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قِیامت کے دن کیلئے سخت گرمی کے دِن روزہ رکھو، قَبر کی وَحشت کو دُور کرنے کیلئے اَندھیری رات (اندھیرا اتنا زیادہ نہ ہو کہ خوف طاری ہوجائے کیونکہ ایسے اندھیرے میں جس سے وَحشت ہو نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے) میں نَفل دو رَکعت پڑھو، اَہم اُمورِ قیامت کی حُجّت کے لئے حج کرو، مسکین پر صَدَقہ کرو، حق بات کہو اور بُری بات کہنے سے خاموش رہو۔

(مُکاشِفَۃُ القلوب)

مقبولیّت کی گھڑی

رات میں جب سب سَو رہے ہوں اُس وَقت اللہ عزوجل کی عِبادَت کرنا نہایت ہی عظیم سعادَت ہے، نہ معلوم کون سی گھڑی مَقبولیت کی ہو اور ہماری آخرت سَنور جائے۔ حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ شَہنشاہِ مدینہ سُرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فَرمانِ عالیشان ہے کہ رات میں ایک ایسی ساعت (گھڑی) ہے کہ مردِ مُسلمان اُس ساعت میں اللہ عزوجل سے دُنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اُسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔ (صحیح مُسلم)

یاالٰہی عزوجل جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں   قُدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنا کا ساتھ ہو

دُنیا وَمَافِیْہَا سے بہتر

آدھی رات کے وَقْت دو رکعت پڑھنا دُنیا کی ہر عظیم نعمت سے بھی عظیم ترین نعمت ہے اور صِرف مُقدَّر والوں ہی کا حِصّہ ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے کہ آدھی رات میں بندے کا دو رَکعتیں نَماز پڑھنا دُنیا اور اِس کی تمام اَشیاء سے بہتر ہے، اگر میری اُمّت پر دُشوار نہ ہوتا تو میں یہ دو رکعتیں ان پر فَرض کرتا۔ (مُکاشِفَۃُ الْقُلُوب)

بیماریاں دُور ہوتی ہیں

رات کی عِبادَت ہمیشہ نیک لوگوں کا معمول رہی ہے اور یہ اللہ عزوجل کے قُرب کا ذریعہ بھی ہے اور گناہوں کا کفّارہ بھی۔ نیز اِس سے جسمانی بیماریاں بھی دُور ہوتی ہے۔ چُنانچہ مَدَنی تاجدار، آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''تمہارے لئے لازم ہے کہ رات کو عِبادت کیا کرو، کیونکہ یہ گُزشتہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے، بیشک رات کا قیام اللہ تعالیٰ کے قُرب کے سَبَب گناہوں کا کفّارہ اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔'' اور حضرت سَلْمان فارِسی رضی اللہ عنہ کی رِوایت میں یہ بھی ہے کہ بَدَن سے بیماری دَفع کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

جنّت کا بالا خانہ

نیکی کی بات کرنے والے، بھوکوں کو کھانا کِھلانے والے اور جب سب لوگ سو رہے ہوں اُس وَقْت اُٹھ کر اللہ عزوجل کی عِبادَت کرنے والے کو جنّت کا عظیم الشان مَحَل عطا کیا جائے گا، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، پیارے آقا و مولیٰ، مدنی مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جنّت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہَر کا اَندر سے دِکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہَر سے۔ حضرتِ اَبُو مالِک اَشْعَرِی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کِس کے لئے ہے؟ مَدَنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اُس کے لئے جو اچھی بات کرے اور کھانا کِھلائے اور رات کو قِیام کرے جب لوگ سو رہے ہوں۔'' (طَبَرانی کبیر، حاکِم)

حکایت

حضرتِ عبداللہ بن مُبارَک رحمۃ اللہ علیہ کے اِبتِدائی حالاتِ زندگی میں مذکور ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک عورت پر اِس دَرَجہ شیفتہ و فریفتہ تھے کہ کسی پَل چین نہ آتا تھا، سَردی کا موسَم تھا، ایک رات محبوبہ کے مکان کی دِیوار کے ساتھ صُبح تک لگے کھڑے رہے۔ جب صُبح کی اَذان ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خیال کیا کہ عِشاء کی اَذان ہوئی ہے لیکن فوراً آدمیوں کی آمد ورَفت اور روشنی نُمودار ہونے پر مَعلوم ہوا کہ میں ساری رات محبوبہ کی دیوار سے لگا کھڑا رہا ہوں، دِل پر چوٹ لگ گئی اور اپنے آپ کو مخاطَب کر کے کہا، مُبارَک کے بیٹے! شرم کر! ایک عورت کی خاطر تو نے ساری رات گُزار دی اگر نَماز میں ساری رات کھڑا رہتا تو کتنا اچھا ہوتا! فوراً توبہ کی اور عبادتِ الٰہی عزوجل میں مشغول ہو گئے اور یہاں تک دَرَجہ حاصل کرلیا کہ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دَرَخت کے نیچے سو رہے ہیں اور ایک سانپ نرگس کی شاخ مُنہ میں لئے مگس رانی کر رہا ہے۔

جو کہ اِس در کا ہوا خَلقِ خُدا اُس کی ہوئی   جو کہ اِس در سے پھرا اللہ عزوجل اُس سے پھر گیا

مَحرُومی کی عَلامَت

بُزرگانِ دین کے نزدیک روزے اور تہجد سے غفلت کرنے والا محروم ہے چُنانچہ حضرتِ فُضَیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اگر تجھ سے شب بیداری اور دن کا روزہ نہ ہو سکے تو سمجھ لے تو محروم ہے اور تیری خطائیں بکثرت ہو گئی ہیں۔ (مِنھاجُ العابِدین)

تہجد کیلئے نہ اُٹھنے کی وجہ

گُناہوں کی وجہ سے تہجد چھوٹ جاتی ہے لہٰذا حضرتِ سیدُنا حَسَن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''جب آدمی سے کوئی گُناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ شب بیداری سے محروم رہ جاتا ہے۔''

بدگمانی کا وَبال

کسی پر بدگمانی کرنا حَرام ہے اور اس کے وَبال سے بھی اِنسان تہجد جیسی نِعمت سے محروم رہ جاتا ہے، چُنانچہ حضرتِ سُفیان ثَوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار میں صرف ایک گُناہ کے سبب پانچ ماہ تک تہجد سے محروم رہا لوگوں نے پوچھا، وہ کیا گُناہ تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''میں نے ایک شخص کو روتے دیکھ کر بدگمانی کرتے ہوئے دل میں کہا تھا کہ یہ رِیاکار ہے۔'' (تنبیهُ المغترین)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے دَرس ملتا ہے کہ کسی کا ظاہر حال دیکھ کر کسی کی باطنی کیفیت پر بدگمانی کرنا یہ بہت ہی بُری بات ہے۔ لہٰذا کوئی خوفِ خُدا عزوجل یا عشقِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے رو رہا ہو، تڑپ رہا ہو، اُس کے بارے میں بدگمانی کرنا اُلٹی سیدھی باتیں کرنا ہلاکت اور تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔

نہ کسی کے رَقص پہ طنز کر نہ کسی کے غم کا مذاق اُڑا   جسے چاہے جیسے نواز دے یہ مزاجِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

کان میں شیطان کا پیشاب

ساری رات سوئے پڑے رہنا اور اُٹھ کر کچھ اللہ عزوجل کی عبادت نہ کرنا کتنی بڑی بدنصیبی ہے اس کا اندازہ ذیل کی حدیثِ پاک سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایسے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا جو ساری رات سوتا ہے یہاں تک کہ صبح ہوجاتی ہے تو پیارے آقا مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''یہ ایسا شخص ہے کہ جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کردیا ہے۔'' (مُکاشِفَةُ القُلُوب)

حُسنِ ظَن کی لاج

ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے پینتالیس (۴۵) برس تک عِشاء کے وُضو سے فَجر کی نماز ادا کی چنانچہ حکایت مشہور ہے کہ حضرتِ امامِ اعظم اَبُو حَنِیفہ رضی اللہ عنہ آدھی رات بیدار رہتے (یعنی آدھی رات عِبادت کرتے آدھی رات آرام فرماتے) ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس سے آپ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ یہ تمام شب بیدار رہتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے دِل میں کہا شرم کی بات ہے لوگ میرے متعلق ایسی چیز بیان کریں جو میں نہیں کرتا، اس کے بعد تمام شب میں بیدار رہنا شروع کردیا اور پینتالیس بَرَس تک عِشاء کے وُضو سے نمازِ فَجر ادا فرمائی! (مثنوی شریف)

ایک مَہینے میں پُورا قُرآنِ پاک حِفظ کرلیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ہمارے بُزرگانِ دین رحمہم اللہ کو لوگوں کے حُسنِ ظَن کا کس قدر لحاظ رہتا تھا کہ صِرف کسی کے حُسنِ ظَن کی بناء پر حضرت امامِ اعظم ﷺ پُوری رات بیدار رہنے لگے، اِسی طرح کہ حُسنِ ظن کی لاج کا ایک واقِعہ حضرتِ امامِ اہلسنّت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی حَیاتِ طَیّبہ میں بھی ملتا ہے، واقِعہ یوں ہے کہ آپ ﷺ حافِظِ قُرآن نہیں تھے کسی نے واقفیت کی بناء پر آپ کو حافِظ لکھ دیا یا کہہ دیا۔ تو اُس بندۂ خُدا کی بات جھوٹی نہ ہو، اِس لئے آپ ﷺ نے حفظِ قُرآن کا عَزم کرلیا اور ماہِ رَمَضان میں آپ نے پُورا کلام پاک حِفظ کرلیا! جو خُوش نصیب اِسلامی بھائی یا بہن تہجد کے عادی ہوں اور کبھی اِتفاق سے رات میں آنکھ نہ کُھلے اور اُن کی تہجد فوت بھی ہوجائے، جب بھی اُن کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، چنانچہ

تہجد کے پابند کیلئے ایک رِعایت

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے کہ ہر وہ شخص جو رات کو عِبادت کا عادی ہو اور اُس کو نیند آجائے تو اُس کے نامۂ اعمال میں رات کی عِبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نیند کو اُس پر بخشش دیا جاتا ہے۔ (مُکاشِفَةُ القُلُوب)

زیادہ کھانے پینے سے نیند زیادہ آتی ہے اور عبادت میں کاہلی پیدا ہوتی ہے کثرت سے کھانے پینے والوں کو تہجد کی نعمت سے عُموماً مَحرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِس ضمن میں حضرتِ یحیٰی علیہ السلام کا یہ واقِعہ ہمارے لئے سامانِ عبرت رکھتا ہے، چنانچہ

زیادہ کھانا "کھونا" ہے

حضرتِ سیدنا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضرتِ سیدنا یحیٰی بن زکریّا علیہ السلام نے ایک رات جَو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی رات کو اُن کی آنکھ لگ گئی اور وہ صبح تک سوتے رہے، اپنے وَظائف وعبادات میں مشغول نہ ہوسکے، تب اللہ عزّ وجلّ نے آپ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی، اے یحیٰی (علیہ السلام)! کیا تُو نے میرے تیار کردہ گھر سے عُمدہ گھر یا میرے پڑوس سے عُمدہ پڑوس پالیا ہے؟ مجھے میرے عزّت وجلال کی قسم! اے یحیٰی (علیہ السلام)! اگر تو نے جنّۃ الفردوس کو دیکھ لیا ہوتا تو اس کے شوق میں تیری چربی پگھل جاتی اور رُوح نکل جاتی اور اگر تُو جہنم کو دیکھ لیتا تو بھی تیری چربی پگھل جاتی اور آنکھوں سے پیپ بہتی۔ (مُکاشِفَۃُ القُلوب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ یحیٰی علیہ السلام اللہ عزّ وجلّ کے برگزیدہ نبی ہیں اور نبی سے گُناہ سرزد نہیں ہوتا یہ مَعصُوم ہوتے ہیں۔ مگر اللہ عزّ وجلّ کثرتِ عِبادت کو پسند فرماتا ہے اور واقعی یہ حضرات قُدسیہ عبادت کی کثرت کیا کرتے تھے۔ اگرچہ رات بھر سوئے رہنا کوئی مَعصِیَت نہیں تھی پھر بھی اللہ عزّ وجلّ نے کثرتِ عِبادت کیلئے اِن کی رہنمائی فرمائی۔

ایک رِقّت انگیز حِکایت

حضرتِ عبدُاللہ حُسین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے پاس ایک کنیز تھی میں نے آدھی رات گُزرنے پر دیکھا کہ سَجدہ میں پڑی کہہ رہی ہے، "یاالٰہی عزّ وجلّ! میرے ساتھ جو تجھ کو مَحبت ہے اُس کے وسیلے سے میری مَغفِرت فرمادے۔" میں نے کہا، یوں نہ کہو، بلکہ یوں کہو کہ مجھ کو جو تیرے ساتھ محبت ہے، یاالٰہی عزّ وجلّ! اِس کے وسیلے سے میری مَغفِرت فرمادے، اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ تم سے محبت نہ فرماتا ہو، کنیز نے کہا خاموش رہو، اُس کو میرے ساتھ مَحبت ہے جبھی تو مجھے دَارُ الْکُفر سے نِکال کر دارُالْاِسلام میں پہنچادیا۔ وہ مجھ سے یقیناً محبت فرماتا ہے جبھی تو مجھ کو بیدار کرکے اپنی جناب میں سَجدہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور تم کو بستر پر سوتا رکھا۔ حضرتِ عبداللہ حسین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اِس گفتگو سے مُتاثر ہوکر میں نے اُس سے کہا کہ اللہ عزّ وجلّ کے لئے میں نے تم کو آزاد کیا۔ کنیز نے کہا کہ اے میرے آقا! تم نے میرے ساتھ بُرا کیا! اب تک مجھے دو اَجر ملتے تھے ایک تمہاری خِدمت کا اور ایک اپنے مالکِ حقیقی عزّ وجلّ کی خدمت کا اب ایک ہی رہ گیا ہے یہ کہہ کر اُس کنیز نے ایک چیخ مار کر کہا، "یہ تو میرے مَجازی مالِک کی جانِب سے آزادی ہے حقیقی مالِک کی جانب سے آزادی کیسی ہوگی؟" پھر زمین پر گری اور اُس کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔ رحمۃُ اللہ علَیْہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر رات تہجد ضَرور ادا کرنی چاہئے کہ نیند سے اُٹھ کر کم از کم دو رَکعت ادا کرلی، پھر دوبارہ چاہیں تو سوجائیں، البتہ کم از کم مُبارک راتوں کو تو شبِ بیداری ضَروری کرنی چاہیے، مثلاً شبِ بَرائَت، شبِ مِعراج، شبِ قدر، شبِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، شبِ عاشورہ، بڑی گیارھویں شریف وغیرہ۔

شب بیداری کسے کہتے ہیں؟

ان راتوں میں نَفل نماز پڑھنا، تلاوتِ قُرآن مجید کرنا، سُنّتوں کے اِجتماع میں شرکت کرنا، ذِکر و دُرود پڑھنا، مَحفلِ نعت و ذِکر میں شرکت کرنا شبِ بیداری ہے، نہ کہ خالی جاگنا کہ خالی تو کُتّے بھی جاگتے ہیں اور بھونک بھونک کر لوگوں کی نیندیں خراب کرتے ہیں، اگر کوئی بدنصیب خوامخواہ رات جاگ کر مَحلّوں اور گلیوں میں غُل غَپاڑہ کرے اور دھینگا مستی میں مگن رہے اور کھیل کُود میں مَصرُوف رہے تو اس کو شبِ بیداری کیسے کہیں گے؟ بلکہ یہ تو شب بربادی ہوئی!

عِیدَین میں شب بیداری

عیدین کی راتوں میں شبِ بیداری یہ ہے کہ عِشاء و فَجر دونوں جماعتِ اُولٰی سے ہوں کہ صَحیح حدیث میں فرمایا، "جس نے عِشاء کی نماز باجماعت سے پڑھی اُس نے آدھی رات عِبادت کی اور جس نے نمازِ فَجر جَماعت سے پڑھی اُس نے ساری رات عِبادت کی۔ اِن راتوں میں اگر جگا جائے گا تو نمازِ عید قُربانی وغیرہ میں دِقّت ہوگی، لہٰذا اسی پر اِکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فَرق نہ آئے تو جاگنا بہت بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت)

چشمِ بے خواب کے صَدقے میں ہے بیدار نصیب   آپ جاگے تو ہمیں چین کی نیند آئی ہے